143844- منگنی کے بعد منگیتر کا چہرہ دیکھنا

سوال

کیا منگنی کی موافقت اور ہر قسم کی تفصیلات پر اتفاق ہوجانے اور کئی بار دیکھنے کے بعد منگیتر کا نقاب کے ساتھ چہرہ دیکھنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

اصل میں کسی اجنبی شخص کا اجنبی عورت کے چہرہ کو دیکھنا حرام ہے، اس کا تفصیلی بیان سوال نمبر (20229) کے جواب میں گزر چکا ہے، اس کا مطالعہ کریں.

اور منگیتر شخص اپنی منگیتر کے لیے اجنبی ہے، صرف شریعت نے اس کے لیے منگنی کرتے وقت دیکھنا مشروع کیا ہے تا کہ وہ بصیرت کے ساتھ شادی جیسا اقدام کرے.

تا کہ یا تو عورت اسے پسند آجائے اور وہ اس سے نکاح کر لے، یا پھر پسند نہ آئے تو کسی اور عورت سے شادی کر سکے.

اور اسے حق حاصل ہے کہ وہ تکرار سے دیکھے حتی کہ اس سے منگنی کرنے یا نہ کرنے کا یقین ہوجائے، اس لیے جب دونوں میں سے کوئی ایک فیصلہ کر لے تو پھر حکم اصل پر واپس پلٹ جائیگا، اور وہ عورت کو دیکھنا حرام ہے، کیونکہ اس کے بعد کوئی ایسا سبب نہیں جو اسے مباح کرتا ہو، حتی کہ وہ عقد نکاح کر کے اسے اپنی بیوی نہ بنا لے اس وقت تک نہیں دیکھ سکتا.

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

" منگنی کرنے والے شخص کے لیے " منگنی سے قبل " اپنی ہونے والی منگیتر کو تکرار کے ساتھ دیکھنے کا حق حاصل ہے حتی کہ اس کے لیے عورت کی ہیئت واضح ہوجائے، تا کہ بعد میں وہ اس سے نکاح کرنے پر نادم نہ ہو، اور اسے بقدر ضرورت مقید کا جائیگا.

اس لیے اگر صرف ایک نظر سے دیکھنا ہی کافی ہو تو اس سے زائد حرام ہے، کیونکہ ضرورت کے لیے دیکھنا مباح کیا گیا ہے لہذا اسے ضرورت کے ساتھ مقید کیا جائیگا " انتہی

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (19/200-201).

اور شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" منگنی کرنے کے لیے ہونے والی منگیتر کو صرف ضرورت کے لیے دیکھنا ہے، اس لیے اگر اس نے پہلی بار دیکھا اور اس دیکھنے سے اسے پسند آگئی یا پسند نہ آئی تو وہ اس پر عمل کرے، اور بار بار دیکھنے کی کوئی ضرورت نہیں؛ کیونکہ انسان کو معلوم ہوچکا ہے کہ وہ اس سے شادی کرے یا نہ کرے.

لیکن بغیر کسی ضرورت کے عورت کو بار بار دیکھنا جائز نہیں؛ کیونکہ وہ اس کے لیے اجنبی ہے " انتہی

فتاوی نور علی الدرب (10/86).

شیخ رحمہ اللہ سے یہ بھی دریافت کیا گیا کہ :

کیا منگیتر کے لیے اپنی منگیتر کے گھر بار بار جانا اور منگیتر کا چہرہ اور ہاتھ ننگے کر کے محرم کی موجودگی میں اپنے منگیتر کے ساتھ بیٹھنا جائز ہے، یا کہ صرف ایک بار جائے اور گھر والوں کی موجودگی میں اپنی منگیتر کو دیکھ لے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"جی ہاں، منگنی کرنے والے شخص کے لیے اپنی منگیتر کے گھر بار بار جانا اور اپنی منگیتر سے بات چیت کرنا صحیح نہیں لیکن وہ اسے دیکھے حتی کہ معاملہ واضح ہو جائے، اور جب معاملہ پہلی بار دیکھنے سے ہی واضح نہ ہو اور وہ دوبارہ دیکھنا چاہے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور وہ تکرار کے ساتھ دیکھ سکتا ہے حتی کہ معاملہ واضح ہو جائے.

لیکن معاملہ واضح ہو جانے کے بعد، اور منگنی کرنے کا عزم کر لینے، یا پھر منگنی ہو جانے کے بعد اسے ان کے ہاں جانے کی کوئی ضرورت نہیں.

اور سوال کرنے والی کا یہ قول کہ :

چہرہ اور ہاتھ کے علاوہ باقی پردہ کر کے بیٹھنا، تو ہم اسے اور دوسری عورتوں کو کہیں گے کہ : پردہ تو چہرے کا ہوتا ہے.." انتہی

فتاوی نور علی الدرب (10/80-81).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال کیا گیا :

میں ایک دیندار نوجوان ہوں، نماز روزہ کی پابندی کرتا ہوں، اور سوموار اور جمعرات کا نفلی روزہ بھی رکھتا ہوں، زکاۃ بھی ادا کرتا، اور باقی حقوق اسلام کی بھی ادائیگی کرتا ہوں.

لیکن میں ایک لڑکی سے محبت کرتا اور اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں، میں اس کا رشتہ طلب کرنے گیا تو اس کے گھر والوں نے کہا : ان شاء اللہ ایک برس کے بعد حتی کہ ہم یہ جان لیں کہ تعلیم کے بارہ میں کرنا ہے، اور اس موضوع میں ان شاء اللہ ایک برس بعد بات کریں گے.

اب میں ان کے ہاں کسی بھی جاتا ہوں، تو کیا یہ حلال ہے یا حرام ؟

میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں اس لڑکی کو بری نظر سے نہیں دیکھتا، لیکن اللہ جانتا ہے کہ اس کے بارہ میں میرے دل اور ضمیر میں کیا ہے ؟

اگر تو واقعتا ایسا ہے جو آپ نے بیان کیا ہے، تو پھر منگنی کے لیے آپ نے اسے دیکھا اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن آپ نے جب اس کی صفات اور شکل معلوم کر لی تو اب بار بار اسے مت دیکھیں، اور نہ ہی اس سے خلوت کریں، کہیں یہ نہ ہو کہ آپ کوئی ایسا کام کر بیٹھیں جس کا انجام اچھا نہ ہو.

یہ علم میں رہے کہ وہ ابھی آپ کے لیے ایک اجنبی عورت ہے جب تک نکاح نہیں ہو جاتا وہ اجنبی رہے گی.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے مقدر میں وہ کچھ کرے جو آپ کے دین و دنیا کے لیے بہتر ہے.

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے. انتہی

الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز.

الشیخ عبدالرزاق بن عفیفی.

الشیخ عبداللہ بن عبدالرحمن آل غدیان.

الشیخ عبداللہ بن حسن بن محمد القعود.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (77/18).

چاہیے تو یہ کہ جب رشتہ منظور ہو جائے، تو پھر نکاح جلد کر دینا چاہیے، تا کہ عورت اس کی بیوی بن جائے، اور اسے دیکھنا اور اس سے خلوت کرنا مباح ہو جائے، اور اسی طرح بیوی کی ماں بھی محرم بن جائے.

اس میں مشقت و تنگی بھی ختم ہو جائیگی، اور پھر گناہ سے بھی محفوظ رہا جائیگا.

واللہ اعلم.